14942/112

www.facebook.com/masimfarooq

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:
"بوسکی" کپڑے کا کیا حکم ہے؟ (جبکہ عام عرف میں اس میں ریشم کی آمیزش معروف ہے)۔
تفصیلی جواب دے کر مطمئن فرمائیے!

مستفتی
محمد ازہر جمیل
متعلم: درجہ سابعہ (ب)
0321-4157909

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۳/۱۲۱۳
مورخہ ______

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

.0074

www.facebook.com/masimfarooq

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

واضح رہے کہ ہمارے علم کے مطابق آج کل بازاروں میں جو بوسکی کپڑے دستیاب ہیں وہ عام طور پر مصنوعی ریشم سے بنے ہوئے ہوتے ہیں، لہٰذا مردوں کے لئے اس کا استعمال کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو، تاہم اگر کوئی کپڑا اصلی ریشم کا بنا ہوا ہو اور اس کا تانا صرف اصلی ریشم کا ہو تب بھی مردوں کے لئے اس کے استعمال کی گنجائش ہے البتہ اگر کسی کپڑے کا صرف بانا اصلی ریشم کا ہو یا تانا اور بانا دونوں اصلی ریشم کا ہو، تو اس کا استعمال مردوں کے لئے حرام ہے، لیکن عورتوں کے لئے ہر قسم کی ریشمی کپڑے کا استعمال جائز ہے۔(ماخذہٗ التبویب:۹۷/۱۳۷۷)

سنن الترمذي – (٤ / ٢١٧)

عن أبي موسى الأشعري أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال حرم لباس الحرير والذهب على ذكور أمتي وأحل لإناثهم

الدر المختار – (٦ / ٣٥٦)

(و) يحل (لبس ما سداه إبريسم ولحمته غيره) ككتان وقطن وخز لأن الثوب إنما يصير ثوبا بالنسج والنسج باللحمة فكانت هي المعتبرة دون السدي

الفتاوى الهندية – (٥ / ٣٣٠)

يجب أن يعلم أن لبس الحرير وهو ما كانت لحمته حريرا وسداه حرير حرام على الرجال في جميع الأحوال عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى

الفتاوى الهندية – (٥ / ٣٣١)

أما ما كان سداه حريرا ولحمته غير حرير فلا بأس بلبسه بلا خلاف بين العلماء وهو الصحيح وعليه عامة المشايخ رحمهم الله تعالى واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بلال احمد

بلال احمد عفااللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱ صفر المظفر، ۱۴۳۳ھ

۱۶ جنوری، ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۳

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
۲۱/۲/۱۴۳۳

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۱/۲/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
۲۳/۲/۱۴۳۳ھ

دارالافتاء ۲۳/۲/۱۴۳۳ ۲۰۱۲/۱/۱۸

مفتی